105728 ـ آنے والے رشتہ كى حالت كيسے معلوم كر سكتى ہے ؟

سوال

ميرى بہن كى ايك ايسے شخص كے ساتھ منگنى ہوئى جو ابتدائى طور پر تو دين والا اور صاحب اخلاق معلوم ہوا ليكن منگنى كے عرصہ ميں انكشاف ہوا كہ يہ سب كچھ بہيس تھا اور حقيقت ميں ايسا نہيں تھا اس ليے اس نے اس رشتہ كو ختم كرنا ہى بہتر سمجھا.
اب ايك اور نوجوان كا رشتہ آيا ہے جو ظاہرى طور پر تو دين كا التزام كرنے والا معلوم ہوتا ہے، ميرى بہن نے ابھى تك اسے نہيں ديكھا، اور دوبارہ وہى غلطى نہ ہو آپ يہ بتائيں كہ كونسے ايسے سوالات ہيں جو دريافت كيے جائيں تا كہ اس نوجوان كى حالت معلوم ہو اور اس كے باطن كو پہچانا جا سكے اور اس كے ظاہر سے دھوكہ نہ كھايا جائے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

ايك كامياب شادى كے اركان ميں آنے والے رشتہ كى اخلاقى اور دينى اہليت پركھنا اور ديكھنا شامل ہے، اس كے ساتھ دوسرا ركن يہ ہے كہ ميلان قلبى اور عاطفت ميں موافقت بھى ہو يعنى دل مانتے اور اس كى طرف مائل ہو.

ليكن ايسا لگتا ہے كہ اس ميں اہم ركن دينى طور پر صحيح ہونا اور حسن اخلاق كا مالك ہونا ہى شمار كيا جائيگا؛ كيونكہ ہر كامياب تعلقات كى اساس اور بنياد اخلاق اور دين ہى ہے، اور ہر سعادتمند گھر كا ايك ركن ہے، چاہے اس ميں تمام محبت اور عاطفت نہ بھى ہو.

اس ليے حتى الامكان اس ركن كا اہتمام كرنا ضرورى ہے زيادہ فائدہ مند اور زيادہ صحيح اختيار كرتے ہوئے اللہ سبحانہ و تعالى سے نصرت و معاونت حاصل كرنى چاہيے.

اس چيز كو پورا كرنے كے ليے ہم اپنى سائلہ بہن كے ساتھ مل كر كچھ وسائل پر غور كرتے ہيں جن كے ذريعہ اس ميں كامياب ہوا جا سكتا ہے:

1 ـ آنے والے رشتہ كے دوست و احباب كے بارہ ميں باز پرس كى جائے جو اس كے ساتھ رہتے ہيں اور اس كے ہم پيالہ اور ہم نوالہ ہيں.

ہمارے اندازے كے مطابق منگيتر كى كامل شخصيت تك پہنچنے كے ليے اہم ترين طريقہ يہى ہے، ليكن يہاں اس پر متنبہ رہنا ہوگا كہ ان سے جو سوالات كيے جائيں وہ محدد ہوں مجمل نہ ہوں، اس سے ہمارى مراد يہ ہے كہ مثال

کے طور اگر اس کے کرم کے بارہ میں سوال ہو تو اس اخلاق کا تناسب متعین کیا جائے، اسی طرح اس کے حلم و بردباری اور معاف کرنے یا دوسرے اخلاق کے متعلق جو لڑکی کے لیے اہم ہیں انہیں بھی محدد کیا جائے.

اکثر لوگ یہ غلطی کرتے ہیں کہ وہ منگیتر سے مجمل سوال دریافت کرتے ہیں جو غالبا ایک مبہم سے صورت پیش کرتا ہے اور اکثر طور پر دوستوں کے جذبات غالب آ جائے ہیں اس طرح وہ اپنے دوست کی تعریف ہی کرینگے، اور اس طرح لڑکی اپنے منگیتر کے بارہ میں تفصیل تك نہیں پہنچ پاتی.

اس کے دوستوں کے ساتھ زیادہ سے زیادہ بیٹھا جائے، اور ان کے ساتھ زندگی میں اس شخص کے موقف کی تفصیلات طلب کی جائیں، اور اس کے بارہ اہم یاداشت پوچھی جائیں، اس کا معنی یہ ہوا کہ سوال سوچ سمجھ کر اور ٹھر کر کیا جائے تا کہ صحبت و معاشرت کے سبب سے قابل اطمنان جواب دینے والے کو تلاش کرنے کی فرصت حاصل ہو، صرف عام معرفت یا پڑوسی یا دور کی رشتہ داری ہی نہیں.

بلکہ آنے والے رشتہ کے دوست و احباب اور اس کے بھائیوں اور خاندان اور گھر والوں کے اخلاق کو دیکھنا اس شخص کے اپنے اخلاق کا بہت بڑا مؤشر ہے، کیونکہ انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، اور پھر ایک قدیم مثل بھی ہے کہ: مجھے اپنے دوستوں کے بارہ میں بتاؤ تو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تم کون ہو.

لیکن براہ راست سوال کرنے کی بجائے اس مؤشر پر اکتفا نہیں کرنا چاہیے.

ہماری عزیز بہن آپ کو یہ علم ہی ہے کہ یہ سبب کچھ دلہن خود نہیں کرتی بلکہ یہ کام تو اس کے ولی نے یا پھر جن قابل بھروسہ افراد کو وہ اس کا ذمہ دار بنائے جو لڑکی کا محرم ہو یا پھر کوئی اور.

2 ـ منگیتر کی حالت کے بارہ میں عملی باز پرس کرنا:

جمعہ اور جماعت اور علمی حلقات اور خیر و بھلائی کی مجلسوں میں حاضر ہونے کو مدنظر رکھنا کہ آیا وہ یہا حاضر ہوتا ہے یا نہیں، اور لوگوں کے ساتھ اس کے احسان کو تلاش کرنا، اور لوگوں کی خوشی و غمی میں شریك ہونا، اور اگر ممکن ہو سکے تو براہ راست اس کے صبر و حلم کے درجہ کا امتحان لینا، اور بغیر کسی تکلف کے اس کے عملی م وقف کو دیکھنا.

3 ـ لڑکی کے اولیاء کا منگیتر کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اور اس سے بات چیت کرنا، تا کہ وہ اس کی سوچ و تفکیر کے طریقہ کو قریب سے دیکھیں، اور اس کے افق کی وسعت معلوم کریں اور اس کی ثقافت اور عقلی درجہ کا علم حاصل کر سکیں اور اس کے منطق کا میزان معلوم کریں.

ان وسائل کی تطبیق کے لیے لڑکی کے ولی سے کچھ جدوجھد کا مطالبہ کرتا ہے، کیونکہ لڑکی کے ولی پر اس کی

پوری مسؤلیت اور ذمہ داری کا بوجھ ہے، یا پھر ایسے شخص پر جو لڑکی کے گھر سے تعلق رکھے یا اس کا بیٹا ہو اس پر یہ بوجھ ہے؛ لیکن یہ سب کچھ اس صورت میں ہو سکتا ہے جب وہ اپنی ذمہ داری کا احساس کرتا ہو کہ اسے اپنی لڑکی کے لیے خاوند اختیار کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے اس لیے وہ کوئی مناسب شخص اختیار کرے، اس طرح اس پر یہ سب کچھ آسان ہو جائیگا، اور یہ امانت ادا کرنے میں جتنے بھی مصائب ہونگے اس کے لیے وہ سب برداشت کر سکےگا.

رہا یہ مسئلہ کہ آنے والے رشتہ کے متعلق دیکھنا کہ وہ مساجد میں نماز کی پابندی کرتا ہے، یا پھر التزام اور وقار جیسی زنیت سے اپنے آپ کو مزین کیے ہوئے ہے، یہ انتہائی سنگین قسم کی غلطی ہے جس کا نتیجہ شادی کی ناکامی ہے کیونکہ بہت جلد یہ انکشاف ہوتا ہے کہ اکثر لوگ باطن کی بجائے غیر حقیقی طور پر اپنے آپ کو مزین رکھتے ہوئے ظاہر کا اہتمام کرتے ہیں، فرائض کی تو ادائیگی کرتے ہیں لیکن اپنے آپ کو بااخلاق بنانے کی حرص نہیں رکھتے، اور نہ ہی اپنے اندر صفات حمیدہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، آج کل عام لوگ اس بیماری کا شکار ہیں، اللہ محفوظ رکھے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ " فتاوی نور علی الدرب " میں نکاح کے فتاوی جات میں خاوند یا بیوی اختیار کرنے کے متعلق کہتے ہیں:

" لڑکیوں کے اولیاء کو ان کی شادی کے متعلق ہماری نصیحت ہے کہ: یہ بات تو سب کو معلوم ہے کہ عورت کے ولی پر امانت کی ادائیگی واجب ہے، وہ اس اعتبار سے کہ عورت کے ولی کو اس کی شادی کسی ایسے شخص نے نہیں کرنی چاہیے جس کا دین اور اخلاق اچھا اور پسند نہ ہو، چاہے عورت اس کی رغبت بھی رکھتی ہو؛ کیونکہ عورت تو اپنی عقل میں سوچنے سے قاصر ہے، ہو سکتا ہے وہ اپنے لیے کسی ایسے شخص شخص کو اختیار کر لے جسے وہ شکل و صورت کی بنا پر پسند کرتی ہو اور اس کا دین پسند نہ ہو، یا پھر اسے اس شخص کی فصاحت و بلاغت اچھی لگتی ہو تو وہ اسے اختیار کر لے، اس حالت میں عورت کے ولی کو چاہیے کہ وہ اس شخص سے شادی نہ کرنے دے " انتہی

اور شیخ رحمہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے:

" آنے والے رشتہ کے بارہ میں باز پرس کرنا اور اس کی کھوج لگانا واجب موکد ہے، خاص کر ایسے وقت میں جبکہ آج کل اچھے اور برے کی پہچان نہیں رہی، اور جعلی سازی جھوٹے وصف کی بھرمار ہو چکی ہے، اور جھوٹی گواہیاں اور سرٹفکیٹ عام ہو چکے ہیں.

ہو سکتا ہے کسی ایسے شخص کا رشتہ آئے جو ظاہری طور پر تو نیک و صالح اور حسن خلق کا مالک معلوم ہوتا ہو لیکن حقیقت میں ایسا نہیں.

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے ظاہر پر ملمع سازی بھی کر لے، اور لڑکی کے گھر والوں اور لڑکی کے ساتھ جعل سازی کر کے انہیں نیك و صالح اور بااخلاق باور کرائے، اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس لڑکے کے گھر والے بھی اس جعل سازی میں اس کا ساتھ دیتے ہوں.

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ لڑکے کے گھر والوں کے علاوہ کوئی اور بھی آ کر گواہی دے کہ یہ لڑکا نیك و صالح ہے، لیکن جب عقد نکاح ہو جائے تو یہ پتہ چلے کہ وہ لڑکا تو دین اور اخلاق کا مالك نہیں ہے.

اس لیے میری رائے یہ ہے کہ اس کے بارہ میں یقینی طور پر باز پرس کی جائے، اور پوری باریك بینی سے کوشش کی جائے اگر اس سلسلہ میں جواب دینے کے لیے دس یا بیس روز یا پھر ایك ماہ انتظار کرنا پڑے تو بھی کوئی حرج نہیں، تا کہ انسان بصیرت اختیار کر سکے.

اور جب یہ واضح ہو جائے کہ آنے والا رشتہ مطلوبہ اور مرغوب اوصاف کا حامل ہے، اور اس کا دین اور اخلاق پسندیدہ ہے تو اس سے شادی کر دی جائے، اس طرح کے شخص کے ساتھ شادی کی رغبت رکھنے پر کسی شخص کو بھی اعتراض کرنے کا حق حاصل نہیں کہ وہ کسی بھی دلیل سے اعتراض کرے " انتہی

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ ہمیں اور آپ کو حسن اخلاق کا مالك بنائے کیونکہ حسن اخلاق کا مالك بنانے والا تو صرف وہی اللہ رب العزت ہے، ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپ کو برے اخلاق اور برے اعمال سے محفوظ رکھے، کیونکہ ان سے محفوظ رکھنے والا اللہ سبحانہ و تعالی ہی ہے.

واللہ اعلم .